بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

کلمۃ الحرمین

حافظ عبد الحمید عامر

"إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ!"

ـــــ لیکن، شرم سے ڈوب مرنے میں شاید کچھ آسانی رہے!

روزنامہ "پاکستان" اپنی ۹ مارچ ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:

"بھارت کے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کی بیوی سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ ہم نے پاکستان میں اپنی ثقافت متعارف کرواکر ایسی جنگ جیتی ہے جو ہتھیاروں سے جیتنا ناممکن تھی۔ اب کی بار ہم نے پاکستان پر ایک ثقافتی یلغار کی ہے جس نے پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ گزشتہ روز "جدید جنگ اور ہم" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جدید جنگوں کی حکمتِ عملی میں بھی تبدیلی آگئی ہے۔ اب سرحدوں پر لڑائی نہیں لڑی جاتی، بلکہ اب نظریاتی جنگوں کا دور ہے۔ برِّ صغیر پاک و ہند کو چند مذہبی جنونیوں نے اپنے مقاصد کے لیے دو حصوں میں تقسیم کیا تھا، مگر آج حقائق گواہ ہیں کہ ہم نے اس اسلامی ملک میں اپنی ثقافت متعارف کرواکر دو قومی نظریے کو پاش پاش کر دیا ہے۔ آج پاکستان کا بچہ بچہ ہندوستانی ثقافت کا دلدادہ ہے ـــــ اور تو اور، اب پاکستانی ٹیلویژن بھی ہمارے مذہبی قص بڑے فخر سے دکھاکر ہمارا کام آسان کر رہا ہے ـــــ اب ہمیں پاکستان کو ہتھیاروں سے نشانہ نہیں بنانا پڑے گا اور مجھے یقین ہے کہ کچھ عرصہ بعد ایک دھکے سے پاکستان ٹوٹ پھوٹ جائے گا!"

سونیا گاندھی کا یہ بیان پڑھ کر ہمیں تاریخ اسلام کا ایک واقعہ یاد آگیا ہے، مسلمان ایک عیسائی شہر پر حملہ آور ہونے والے تھے کہ شہر کے عیسائی پادری کی تجویز پر اسلامی سپاہ کے رستے میں حائل ایک پل پر برہنہ، فاحشہ عورتوں کی ایک جماعت متعین کر دی گئی ——— پادری کو یقین تھا کہ اگر کوئی ایک مسلمان سپاہی بھی اس سازش کا شکار ہو کر بدکاری کا مرتکب ہو گیا تو شہر مسلمانوں کے ہاتھوں فتح نہ ہو سکے گا ——— ادھر مسلمان امیر لشکر نے جب یہ صورتِ حال دیکھی تو معاملہ کی تہ تک پہنچ گیا ——— اس نے بآوازِ بلند آیتِ قرآنی تلاوت کرنا شروع کی :

" قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ——— الآیۃ !" (النور : ۳۰)

" مومنوں سے کہہ دیجئے، اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں !"

اب وہ مسلمان ہی کیا جو حکم قرآنی پر توجہ نہ دے ؟ ——— سپاہیوں کی نگاہیں فوراً جھک گئیں، لیکن پیش قدمی جاری رہی، حتیٰ کہ آخری مسلمان سپاہی بھی پل پر سے بسلامت پار گزر گیا، اور کسی کو خبر تک نہ ہو سکی کہ ان کے لیے یہاں کونسا دام فریب پھیلایا گیا ہے ——— پادری جو شہر کی فصیل پر کھڑا یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا، اپنے فوجیوں کی طرف متوجہ ہو کر اچانک چلّایا :

"بے کار جانیں ضائع کرنے کی ضرورت نہیں، شہر کی چابیاں اپنے ہاتھوں مسلمانوں کے حوالے کر دو، تم یہ شہر فتح کرنے سے انھیں نہیں روک سکو گے !"

سونیا گاندھی نے یہ کوئی انکشاف نہیں کیا۔ کفر کا طریقہ واردات ہی یہ رہا ہے کہ وہ جب مسلمان کی تلوار کی تاب نہیں لا سکتا تو اسے اخلاق و کردار کے لحاظ سے دیوالیہ بنانے کی سوچتا۔ اس کے عقیدہ پر حملہ آور ہوتا اور اس کے ایمان پر ڈاکہ مارنے کی کوشش کرتا ہے ——— اسے معلوم ہے کہ جب تک مسلمان ایمانی قوت سے مسلح ہے، دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اسے شکست نہیں دے سکتی ——— اس کے برعکس اِدھر وہ اسلامی اخلاق و کردار سے تہی دامن ہوا اور قوتِ ایمانی و ضعفِ اعتقادی کا شکار ہوا، اُدھر نصرتِ الٰہی نے

اس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا —— افسوس تو اس مسلمان پر ہے جو کفر کی اس سازش کا شکار ہوتا ہے، اور اپنی کتابِ ھُدیٰ کا یہ سبق فراموش کر بیٹھتا ہے :

"وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ" (آلِ عمران : ۱۳۹)

"غالب تمہی رہو گے، بشرطیکہ تم ایمان دار ہو!"

شروع شروع میں جب ریڈیو منظرِ عام پر آیا تو ہمارے علماء نے اس پر یہ تبصرہ کیا کہ اس میں شیطان بولتا ہے —— اس پر ترقی پسندوں نے جہاں انھیں دقیانوس ہونے کا طعنہ دیا، وہاں اس کے جواز پر یہ دلیل بھی پیش کی کہ ریڈیو پر تلاوت قرآن بھی ہوتی ہے، تقریریں بھی، اور خبریں بھی سننے کو ملتی ہیں —— علماء نے کہا بھی کہ "اگر اس پر تلاوتِ قرآن نہ ہو تو تم اس کی طرف متوجہ کیسے ہو سکو گے اور اسے اپنے گھروں میں کیوں رکھو گے؟" —— لیکن ان کی یہ صدا بہ صحرا ثابت ہوئی —— ریڈیو میں شیطان واقعی بولنے لگا —— دن رات، چوبیس گھنٹے، آٹھوں پہر! —— حتّٰی کہ ٹی وی معرضِ وجود میں آگیا، اب شیطان صرف بولتا ہی نہ تھا، ننگا ناچنے بھی لگا —— دیکھتے ہی دیکھتے پوری قوم طاؤس و رباب کی تانوں میں کھو گئی اور فحاشی و بدمعاشی کے سیلاب میں ڈوب ڈوب کر ابھرنے اور ابھر ابھر کر ڈوبنے لگی. حتّٰی کہ خود مولویوں کے مکانوں کی چھتوں پر بھی انٹینے، ڈش انٹینے نظر آنے لگے —— اب بیحیائی مکمل طور پر جائز ہو چکی تھی اور جس شریعت میں تصویر تک حرام تھی، اسی شریعت کے حاملین اب بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کی معیت میں فلمیں دیکھنے لگے. محوِ رقص و سرود ہوئے —— ٹی وی کی افادیت میں اضافہ ہوا، اب گھر بیٹھے پوری دنیا میں کھیلے جانے والے کرکٹ میچ بھی دیکھے جا سکتے ہیں اور کھلاڑیوں کے علاوہ تماشائی مردوں کے ساتھ ساتھ بے غیرت مسلمان عورتوں کے بھنگڑے بھی ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں —— حتّٰی کہ انہی کی سُر تال، لچک مٹک اور لپک دھمک کی مطابقت میں خود بھی شوقِ اچھل پھاند فرمایا جا سکتا ہے!

انڈیا سے پاکستانی کھلاڑیوں کے میچ ہارنے کے دوسرے ہی دن ایک عجیب گفتگو سننے میں آئی —— ایک صاحب نے خوش طبعی سے کام لیتے ہوئے دوسرے صاحب سے کہا: سنا ہے آپ میچ ہار گئے ہیں؟ جواباً وہ چمک کر بولے، جی ہاں! آپ جیت گئے ہیں، ہم ہار گئے

ہیں! —— پہلے صاحب بولے: ہم تو کھیلے ہی نہیں، لہٰذا نہ جیتے ہیں، نہ ہارے ہیں —— ہاں آپ ضرور جیتے بھی ہیں اور ہارے بھی ہیں، اس لیے کہ کھیل کے دوران نماز نہ ھندوؤں نے پڑھی، نہ آپ نے پڑھی! —— وہ بھی کھیلتے رہے، آپ بھی کھیلتے رہے! —— وہ بھی ناچتے رہے، آپ بھی ناچتے رہے! —— فرق صرف یہ ہے کہ وہ جیتنے کے بعد ناچے، آپ ہارنے کے باوجود ناچے —— دوسرا فرق یہ ہے کہ وہ مندروں میں ناچتے ہیں، آپ درباروں پہ ناچتے ہیں —— وہ بھی گھنگھرو باندھتے ہیں، آپ بھی گھنگھرو باندھتے، کوکے پہنتے، دھمالیں ڈالتے ہیں —— ان کی بھی یہ عبادت ہے، آپ کی بھی یہ عبادت ہے! —— رہی ثقافت، تو رنڈیاں وہ بھی نچاتے ہیں، رنڈیاں آپ بھی نچاتے ہیں —— فلمیں وہ بھی تیار کرتے، دیکھتے ہیں، فلمیں آپ بھی تیار کرتے اور دیکھتے ہیں —— ٹی وی، وی سی آر پر دھنیں وہ بھی بجاتے، جھومتے، مٹکتے اور گاتے ہیں، آپ بھی ان سے پیچھے نہیں! ——

قرآنِ مجید میں ہے:

"وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ !" (المائدۃ: ۵۱)

"جو کوئی تم (مسلمانوں) میں سے ان (کفار) سے دوستی رکھے گا، تو وہ بھی انہی میں سے ہے!"

—— اب بتلائیے، جیتا کون ہے اور ہارا کون؟

یہ گفتگو سن کر ہمیں اس کافر عورت کا مذکورہ بیان یاد آگیا —— چنانچہ جب صورتِ حال یہی ہے کہ

ے وضع میں ہیں یہود و نصاریٰ تمدّن میں ھنود
ہم ایسے مسلماں ہیں کہ جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود!

تو سونیا گاندھی "دو قومی نظریہ" کے پاش پاش ہونے کی اطلاع کیوں نہ دے؟ برِصغیر کی تقسیم کو احمقانہ حرکت، اور ہمارے قومی لیڈروں کو "مذہبی جنونیوں" کا نام کیوں نہ دے؟ —— اس ملک پاکستان کی خاطر جو اَن گنت جانی، مالی اور عزت و عصمت کی قربانیاں دی گئی تھیں، ان کی ہنسی کیوں نہ اُڑائے، ان شہیدوں کی شہادت پہ قہقہے کیوں نہ لگائے اور ایک ہی دھکے سے پاکستان کی ٹوٹ پھوٹ کی اطلاع کیوں نہ دے؟ —— یہ دھکا انڈیا

کی جانب سے بے شک نہ لگے، جب کوئی قوم بداعمالیوں میں مبتلا ہو جاتی ہے تو عذاب آسمانوں سے بھی نازل ہو جایا کرتا ہے:

"وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ" (یٰسٓ: ۴۸-۴۹)

"اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر کوئی لشکر نہیں اتارا، اور ہمیں اتارنے کی ضرورت بھی نہ تھی ــــ وہ تو صرف ایک ہی (آتشیں) چنگھاڑ تھی، سو وہ ناگہاں (اس سے) بجھ کے رہ گئے!"

اے طاؤس و رباب کے دلدادہ، اپنے عظیم اسلاف کے ناخلف جانشینو! موجودہ حالات میں تم نے مرنے پر کمر ہمت تو باندھ ہی لی ہے ــــ بہتر یہ ہے کہ ایک ہندو عورت کا یہ بیان پڑھ کر شرم سے ڈوب مرو، شاید اس میں نسبتاً کچھ آسانی رہے! ــــ العیاذ باللہ!

○ ہمارے ہاں تمام جید علماء اہلحدیث کی تقاریر۔

○ دنیا بھر کے قراء کرام اور ائمہ مسجد الحرام، و ائمہ مسجد النبویؐ شریف کی تلاوتیں۔

○ شعراء اسلام کی نظموں کی کیسٹیں۔

○ نیز عرب شیوخ کے دروس کی کیسٹیں دستیاب ہیں۔

منجانب: اہل حدیث یوتھ فورس ضلع جہلم (شعبہ دعوت و تبلیغ)

پروپرائیٹر: ضیاء الرحمان یزدانی۔

انچارج اثریہ کیسٹ ہاؤس جامعہ علوم اثریہ، اثریہ روڈ جہلم

اثریہ کیسٹ ہاؤس، متصل جامع مسجد اہل حدیث، چوک اہل حدیث جہلم

فون: ۲۰۸۲-۳۶۷۰ فیکس: ۴۸۷۰